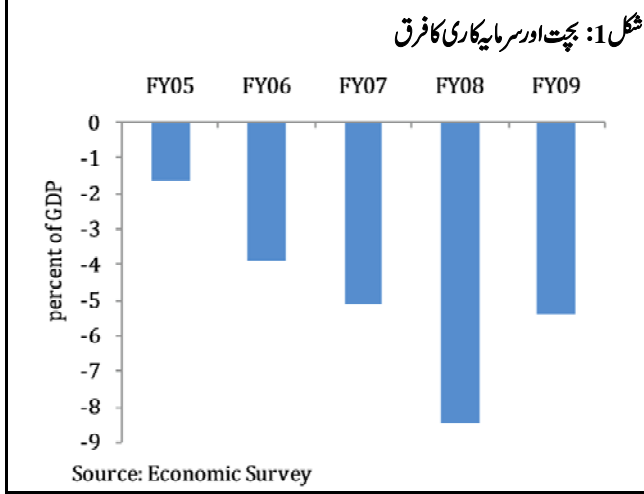


خصوصی سیکشن 4: قومی اور مالی بچتوں کے رجحانات

تعارف

پاکستان میں مالی سال 08ء کی دوسری ششماہی سے جو اقتصادی عدم استحکام جاری ہے اس کے اسباب اقتصادی عدم توازن اور معاشی مبادیات میں آنے والی خرابی ہیں۔ بڑھتے ہوئے جڑواں خساروں کی مالکاری پہلے تو سرمائے کی بھاری رقوم سے کی گئی اور بعد میں زرمبادلہ کے ذخائر استعمال کیے گئے، ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر تسلیک بھی کی گئی جس سے معیشت میں بچت کی شدید قلت کی نشان دہی ہوتی ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں بچت اور سرمایہ کاری کا فرق خاصی حد تک بڑھ گیا ہے اگرچہ م س 09ء میں آئی ایم ایف کے اقتصادی استحکام پروگرام کے نفاذ سے یہ فرق معمولی سا کم ہوا (شکل 1)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ بہتری بنیادی طور پر سرمایہ کاری سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے آئی حالانکہ یہ کوئی پسندیدہ صورتحال نہیں کیونکہ اقتصادی نمو میں ان سرگرمیوں کا اہم کردار ہے۔ دوسری طرف جی ڈی پی کے لحاظ سے قومی بچت دوران سال صرف 0.8 فیصدی درجے بہتری پا کر 14.3 فیصد ہو گئی۔ اس پس منظر کے ساتھ اس سیکشن میں گذشتہ برسوں کے مقابلے میں م س 09ء کے دوران قومی اور مالی بچت میں تبدیلی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

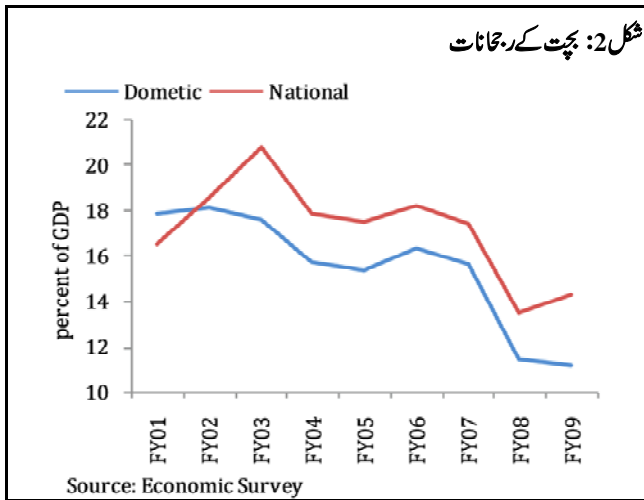


شکل 1: بچت اور سرمایہ کاری کا فرق

شکل 1: بچت اور سرمایہ کاری کا فرق

قومی بچت کی کمی

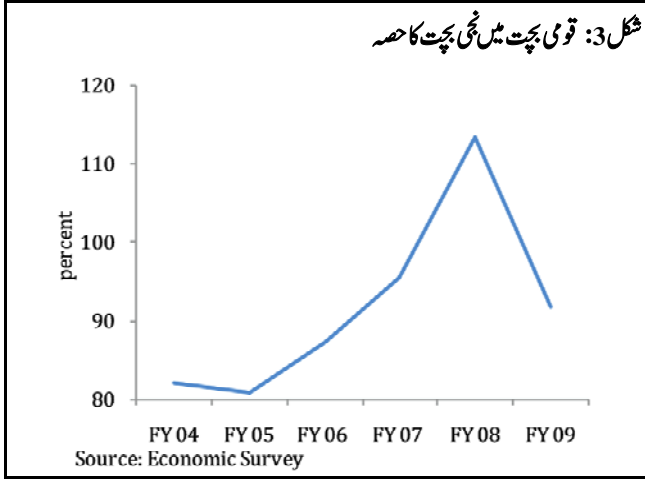
بچت اور سرمایہ کاری کا فرق بڑھنے سے پاکستان کا غیر ملکی بچت پر انحصار بڑھتا ہے جس سے اقتصادی کمزوریاں عیاں ہوتی ہیں تاہم اس مسئلے کی اصل وجہ نظروں سے اکثر اوجھل رہتی ہے یعنی مذکورہ فرق بچت کی کمی یا غیر معمولی سرمایہ کاری سرگرمیوں یا دونوں کے امتزاج سے جنم لیتا ہے۔ بچت اور سرمایہ کاری کے فرق کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 05ء تا م س 09ء کے دوران جی ڈی پی میں مجموعی سرمایہ کاری کا تناسب اوسطاً 21.1 فیصد تھا جبکہ اسی عرصے کے دوران جی ڈی پی میں قومی بچت کا تناسب اوسطاً 16.2 فیصد رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ معیشت میں بچت کی پگھلی سطح ہی اصل مسئلہ ہے، جبکہ حقیقی جی ڈی پی کی 5 سے 6 فیصد نمو برقرار رکھنے کے لیے سرمایہ کاری کا لگ بھگ 20 فیصد تناسب نا کافی ہے۔



دوسرے ملکوں کے ساتھ موازنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کم قومی بچت والے ملکوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان جیسی فی کس آمدنی والے ملکوں میں بھی قومی بچت کی سطح نسبتاً بلند ہے (جدول 1)۔ بچت کی سطح پہلے ہی کم ہے، اس پر تشویش ناک رجحان یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں رہی سہی سطح بھی گر رہی ہے۔ جی ڈی پی میں قومی بچت کا حصہ م س 06ء میں 18.2 فیصد تھا جو م س 08ء میں 13.5 فیصد رہ گیا تاہم م س 09ء میں معمولی بہتری آئی ہے جس کی وجہ کچھ اور ہے یعنی کارکنوں کی ترسیلات میں اضافہ۔ یہ امر م س 09ء کے دوران قومی اور ملکی بچت کے مابین بڑھتے ہوئے فرق سے بھی واضح ہے (شکل 2)۔ م س 08ء اور م س 09ء کے دوران ملکی بچت میں نمایاں کمی کی بنیادی وجوہات دو ہیں:

جدول 1: مختلف ممالک کی قومی بچت کا مقابلہ (فیصد جی ڈی پی)							
ملک	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	2007ء	2008ء	2009ء
ہنگریش	24.5	25.4	25.8	27.7	28.7	30.2	32.4
سری لنکا	21.5	22.0	23.8	22.3	23.3	18.2	n.a.
پاکستان	20.8	17.9	17.5	18.2	17.4	13.5	14.3
بھارت	26.3	29.8	31.7	34.2	35.7	37.7	n.a.
کینیڈا	21.2	23.0	24.0	24.4	24.4	23.7	18.6
فرانس	19.1	19.0	18.5	19.1	19.3	19.1	19.2
جرمنی	19.5	22.0	22.2	23.9	25.9	26.0	26.3
اٹلی	19.8	20.3	19.5	19.6	20.0	18.2	18.7
جاپان	26.1	26.8	27.2	27.7	28.8	26.6	23.2
برطانیہ	15.1	15.0	14.6	14.2	15.6	14.9	14.9
امریکہ	12.9	13.4	14.4	15.0	13.7	14.8	15.2

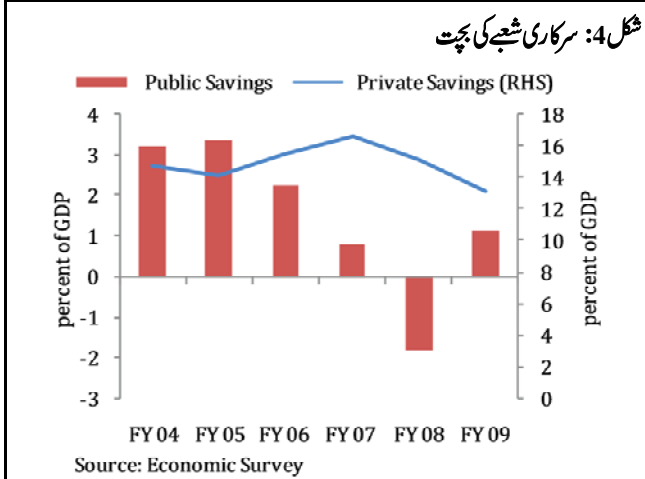
ماخذ: ورلڈ ایکٹ آف لک اور مرکزی بینکوں کی ویب سائٹس



(الف) بحیثیت مجموعی اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی سے کمی، اور (ب) گرانی کا زبردست دباؤ جس نے لوگوں کی قوت خرید کو کمزور کیا اور نتیجتاً بچت بھی کم ہوئی۔ بہر حال پاکستان میں بچت کم رہنے کے بڑے اسباب دیگر بھی ہیں، مثلاً بلند شرح کفالت، مالی وثیقہ جات (خصوصاً امانتوں) پر ناقص منافع بلحاظ گرانی، سماجی عوامل جیسے شادی بیاہ، تقریبات اور مذہبی تہواروں پر بھاری اخراجات، مالی گہرائی کی خچل سطح اور زیادہ تر سودوں کا رقم میں لین دین۔¹

قومی بچت کے اجزائے ترکیبی

میں 09ء کے دوران مجموعی قومی بچت میں نجی شعبے کی ملکیت 91.9 فیصد رہی۔ شکل 3 سے معلوم ہوتا ہے کہ بچت میں نجی شعبے کا حصہ حالیہ برسوں میں تیزی سے اتار چڑھاؤ کا شکار رہا ہے جس کی بنیادی وجہ سرکاری شعبے کی بچت میں آنے والا زبردست مدوجزر ہے۔ م 09ء میں سرکاری شعبے کی بچت بلحاظ جی ڈی پی 1.2 فیصد ہے جو گذشتہ مالی سال بے پکتی کا 1.8 فیصد تھا (شکل 4)۔ اس سے کمزور مالیاتی کنٹرول کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ سرکاری بچت بنیادی طور پر حکومت کے محاصل کی فاضل رقم پر مشتمل ہوتی ہے۔



دوسری طرف نجی شعبے کی بچت مسلسل دوسرے سال کم ہو کر 132 فیصد پر آگئی (شکل 4)۔ اس کی سبب دیگر عوامل کے علاوہ بلند

گرانی سے گھر بلو شعبے کی قوت خرید کا کمزور پڑنا اور بیروزگاری میں اضافہ ہے۔ نجی بچت میں 85 فیصد سے زائد گھر بلو شعبے کا اور بقیہ 15 فیصد کارپوریٹ شعبے کا حصہ ہے۔

م 09ء میں قومی بچت کی صورت حال بتانے کے بعد اس سیکشن میں مالی بچت کے رجحانات پر، جو کہ قومی بچت کا ایک ذیلی شعبہ ہے، گفتگو کی جائے گی۔

1 اعلیٰ اے ولسلیٹ (2006ء)، پاکستان میں بچت کے تعین عوامل، جنوبی ایشیائی خطہ، پریم ورکنگ پیپر سیریز ایس اے ایس نی آر 10، عالمی بینک خان، اے ایچ نیلی حسن اور عافیہ ملک (1992ء)، "پاکستان میں انحصار کی شرح، بیرونی سرمائے کی آمد اور بچت کی شرح" پاکستان ڈولپمنٹ ریویو، جلد 31، نمبر 4، صفحات 843-856۔

مالی بچت

مالی بچت² م 09ء میں جی ڈی پی کا 3 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ م 6.3 فیصد تھی (جدول 2)۔ اس زبردستی کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں، مثلاً سال کے دوران گرانی کا بلند دباؤ، بیروزگاری میں اضافہ، اقتصادی سرگرمیوں میں مجموعی کمی اور مالی وثیقہ جات خصوصاً میوچل فنڈ کی قدر میں نمایاں کمی۔

دوران سال مالی بچت کی نجی سطح مجموعی مالی دولت سے بھی ظاہر ہے جو م 09ء کے دوران سال بسال 6.4 فیصد اضافے سے 6.5 ٹریلین روپے ہو گئی جبکہ گذشتہ م 11.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مالی بچت کے اجزائے ترکیبی سے معلوم ہوتا ہے کہ بچت کنندگان اب کم خطرے اور معینہ آمدنی والے مالی وثیقہ جات کو ترجیح دینے لگے ہیں (جدول 2)۔ قومی بچت اسکیموں میں خالص سرمایہ کاری اور زیر گردش کرنسی میں بالترتیب 24.3 اور 17.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ بچت کنندہ کا موقف قابل فہم

جدول 2: مالی بچت کے رجحانات اور ساخت									
م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 06ء	م 05ء	م 04ء	م 03ء	م 02ء	م 01ء	
ارپ روپے									
6,522	6,128	5,477	4,686	4,183	3,690	3,252	2,771	2,511	جمع کردہ بچت (اسٹاک)
3,791	3,701	3,310	2,772	2,405	1,975	1,671	1,411	1,264	شعبہ بینکاری کی امانتیں
1,359	1,094	1,000	934	940	984	982	847	762	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری
1,157	981	839	739	666	578	494	434	374	زیر گردش کرنسی
21.6	41.3	56	61	48	47	40	41	80	غیر بینک مالی اداروں کی امانتیں
152	269	228	135	103	85	45	19	12	میوچل فنڈ
40	43	43	44	22	22	20	19	18	جی پی فنڈ
جمع کردہ بچت (نمو فیصد میں)									
6.4	11.9	16.9	12.0	13.4	13.5	17.4	10.3	7.8	جمع کردہ بچت (اسٹاک)
2.5	11.8	19.4	15.3	21.8	18.2	18.4	11.6	11.4	جدولی بینکوں کی امانتیں
24.3	9.3	7.1	-0.6	-4.5	0.2	16.0	11.1	6.5	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری
17.9	17.0	13.4	11.1	15.1	16.9	14.0	15.8	5.3	زیر گردش کرنسی
-47.6	-26.2	-7.8	26.0	3.4	16.2	-2.2	-48.6	-12.3	غیر بینک مالی اداروں کی امانتیں
-43.3	17.8	69.0	31.2	21.6	88.1	132.1	56.7	-5.9	میوچل فنڈ
-5.4	-1.9	-2.6	103.9	1.0	9.9	5.3	1.2	-2.0	جی پی فنڈ
جمع کردہ بچت (فیصدی ڈی پی)									
49.8	59.6	62.9	61.7	64.4	65.4	67.4	62.9	60.3	جمع کردہ بچت (اسٹاک)
29.0	36.0	38.0	36.5	37.0	35.0	34.6	32.1	30.4	جدولی بینکوں کی امانتیں
10.4	10.6	11.5	12.3	14.5	17.5	20.4	19.2	18.3	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری
8.8	9.5	9.6	9.7	10.2	10.2	10.3	9.9	9.0	زیر گردش کرنسی
0.2	0.4	0.6	0.8	0.7	0.8	0.8	0.9	1.9	غیر بینک مالی اداروں کی امانتیں
1.2	2.6	2.6	1.8	1.6	1.5	0.9	0.4	0.3	میوچل فنڈ
0.3	0.4	0.5	0.6	0.3	0.4	0.4	0.4	0.4	جی پی فنڈ
بہاؤ بطور فیصدی ڈی پی									
14.3	13.9	17.8	18.2	17.5	17.9	20.8	18.6	16.5	قومی بچت
11.2	11.7	16.1	15.3	15.4	15.7	17.6	18.1	17.8	ملکی بچت
3.0	6.3	9.1	6.6	7.6	7.8	10.0	5.9	4.4	مالی بچت (بہاؤ)
0.7	3.8	6.2	4.8	6.6	5.4	5.4	3.3	3.1	جدولی بینکوں کی امانتیں
2.0	0.9	0.8	-0.1	-0.7	0.0	2.8	1.9	1.1	قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری
1.3	1.4	1.1	1.0	1.3	1.5	1.3	1.3	0.5	زیر گردش کرنسی
-0.2	-0.1	-0.1	0.2	0.0	0.1	0.0	-0.9	-0.3	غیر بینک مالی اداروں کی امانتیں
-0.9	0.4	1.1	0.4	0.3	0.7	0.5	0.2	0.0	میوچل فنڈ
0.0	0.0	0.0	0.3	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	جی پی فنڈ

ماخذ: اسٹیٹ بینک کا شمار یا قومی لینٹن اور سالانہ رپورٹیں، اقتصادی سروے، وزارت خزانہ۔

² مالی بچت میں شامل اجزاء ہیں: دوران سال بینک امانتوں میں ردوبدل قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری، زیر گردش کرنسی، غیر بینک مالی اداروں کی امانتیں، میوچل فنڈ میں سرمایہ کاری اور جنرل پراویڈنٹ فنڈ۔

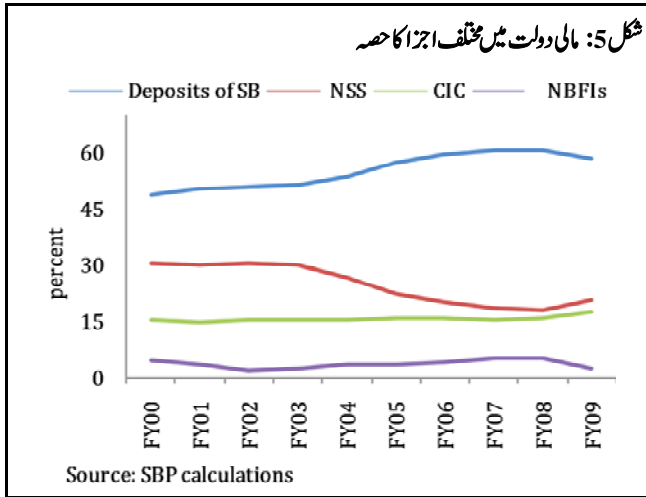
معلوم ہوتا ہے کیونکہ م س 09ء کے دوران ملکی معیشت میں غیر یقینی کا عنصر خاصا بڑھ گیا تھا۔ کے ایس ای 100 اشاریے پر تقریباً چار ماہ تک 9,144 پوائنٹس کے فلور کا نفاذ، بینکاری شعبے میں سیالیت کا عارضی دباؤ اور بین الاقوامی سطح پر مالی بحران غیر یقینی کیفیت بڑھانے والے اہم عوامل تھے۔

جدولی بینکوں کی امانتیں

بینک امانتیں مالی بچت جمع کرنے کا سب سے عام طریقہ ہیں جن کا حصہ مجموعی مالی بچت میں تقریباً 60 فیصد ہے۔ تاہم م س 09ء کے دوران یہ حصہ معمولی سا کم ہو کر 58.1 فیصد رہ گیا جبکہ گذشتہ م س یہ 60.4 فیصد تھا (شکل 5)۔ دوسرے لفظوں میں م س 08ء میں بینکوں کے 390.2 ارب روپے کی امانتیں تھیں جن میں م س 09ء کے دوران 90.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ نمونے والی اس سست روی کے کئی اسباب ہیں: (الف) قومی بچت کی اسکیموں کی طرف سے سخت مقابلہ، (ب) اقتصادی سرگرمیوں میں عام سست روی، (ج) گرانی کا طاقتور دباؤ، اور (د) عید کے موقع پر رقوم نکلوانے کے موقع پر بعض افواہیں بینکوں پر عوام کا اعتماد کم کرنے کا باعث بنیں چنانچہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کو امانتیں جمع کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ صورتحال میں اس منفی پیش رفت سے اسٹیٹ بینک کے اس اقدام کے مثبت اثرات ماند پڑ گئے جس کے تحت نفع نقصان شراکتی کھاتوں کی تمام رقوم پر کم از کم 5 فیصد سالانہ منافع جون 2008ء سے لاگو کیا گیا تھا³۔ تاہم اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ م س 09ء کی آخری سہ ماہی میں بینک امانتوں میں کچھ نمو ہوئی۔

زیر گردش کرنسی

مجموعی مالی بچت کا تیسرا سب سے بڑا جز زیر گردش کرنسی ہے (شکل 5) جو گذشتہ مالی سال کے 16 فیصد کے مقابلے میں م س 09ء کے دوران 17.7 فیصد تک جا پہنچا۔ دوسرے لفظوں میں م س 09ء کے دوران زیر گردش کرنسی 17.9 فیصد سال بسال نمونے کے نتیجے میں 1,157 ارب روپے تک جا پہنچی۔ بینک امانتوں کی نسبت زیر گردش کرنسی میں اس طاقتور نمونے سے اقتصادی منتظمین کی ترجیح کا اندازہ ہوتا ہے جو سیالیت میں اضافہ چاہتے ہیں۔ مذکورہ نمونہ کا ایک سبب گرانی کا طاقتور دباؤ بھی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ خوردہ ادائیگی کے نظام میں معقول پیش رفت کے باوجود نقدی لین دین کو اب بھی ترجیحی طریقہ مانا جاتا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں، مثلاً صارفین میں معلومات کا فقدان، کم مالی نفعوں کے باعث ادائیگی کے دیگر طریقوں تک رسائی کا محدود ہونا، ٹیکس سے بچنے کا عام رجحان، لین دین کو دستاویزی شکل دینے سے گریز وغیرہ⁴۔ بینک کھاتوں سے رقوم نکلوانے پر دو ہولڈنگ ٹیکس بھی ایک سبب ہو سکتا ہے۔



غیر بینک مالی اداروں کی جمع کردہ بچت

غیر بینک مالی اداروں کے ڈھانچے اور کارکردگی میں نمایاں تبدیلی کے بعد مالی امانتیں جمع کرنے کے معاملے میں بھی ان کا حصہ خاصا تبدیل ہوا ہے خصوصاً م س 09ء کے دوران یہ امر قابل ذکر تھا۔ مجموعی بچت میں غیر بینک مالی اداروں کی جمع شدہ امانتیں م س 09ء کے اختتام پر بلحاظ جی ڈی پی 0.2 فیصد رہیں جبکہ گذشتہ مالی سال یہ 0.4 فیصد تھیں۔ دوسرے لفظوں میں ان اداروں کی امانتیں 41.3 ارب روپے سے کم ہو کر 21.6 ارب روپے رہ گئیں۔ امانتوں کا نصف رہ جانا ان اداروں کو درپیش چیلنجز کا عکاس ہے۔⁵

میوچل فنڈز غیر بینک مالی اداروں کا ایک اہم حصہ ہیں اور حالیہ عرصے میں ان کی نموشا ندار رہی ہے۔ میوچل فنڈز کی جمع کردہ مالی بچت کی بازاری قدر م س 06ء سے م س 08ء تک تقریباً دو گنی یعنی 268.9 ارب روپے ہو گئی، تاہم م س 09ء کے دوران مذکورہ مالی بچت کی بازاری قدر مخالف سمت میں چلی گئی اور سال کے خاتمے پر

³ بینک امانتوں پر تفصیلی بحث کے لیے مالی استحکام کے اسی جائزے کا باب 4 ”بینکاری نظام کا استحکام“ دیکھئے۔

⁴ تفصیلی بحث کے لیے مالی استحکام کے اسی جائزے کا باب 10 ”ادائیگیوں اور چھتائی کا نظام“ دیکھئے۔

⁵ تفصیلی بحث کے لیے مالی استحکام کے اسی جائزے کا باب 8 ”غیر بینک مالی اداروں کی کارکردگی کا جائزہ“ دیکھئے۔

152.4 ارب روپے رہ گئی۔ یہ معکوس رویہ دراصل ایکویٹی منڈی میں آنے والے بحران کا نتیجہ تھا۔ بحران کا آغاز اپریل 08ء میں ہوا اور مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں بدتر ہو گیا۔ حالیہ مہینوں میں آنے والی بتدریج بہتری کے باوجود منڈی اس سطح سے خاصی کم ہے جو مئی 08ء کے دوران کے ایس ای 100 اشاریے کی بلند ترین سطح سے ملتی تھی۔⁶

قومی بچت اسکیمیں

بینکوں اور غیر بینک مالی اداروں کے برعکس قومی بچت اسکیموں کا مجموعی مالی بچت میں حصہ گذشتہ برس کے 17.8 فیصد سے بڑھ کر مئی 09ء کے خاتمے پر 20.8 فیصد ہو گیا۔ قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری میں سال سال 24.3 فیصد اضافہ ہوا اور مجموعی رقم 1,359.5 ارب روپے تک جا پہنچی۔ بینکوں کے مقابلے میں قومی بچت اسکیموں کی طرف رقوم کے اس مستحکم بہاؤ کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ان اسکیموں کے اہم طریقوں پر شرح منافع میں اضافہ، خصوصاً مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں (ب) ملکی مالی منڈیوں میں بڑھی ہوئی غیر یقینی صورتحال جس نے خطرے سے محفوظ ریاستی وثیقہ جات کی طرف ترغیب دی (ج) بینک امانتوں پر کم منافع، اور (د) بینکوں میں سیالیٹ کے عارضی دباؤ کے مابعد اثرات۔ واضح رہے کہ قومی بچت اسکیموں کے اہم طریقوں پر شرح منافع اپریل 09ء سے کم کر دی گئی ہے تاہم یہ اب بھی جون 08ء کی شرح منافع سے معمولی سی بلند ہے۔

بینک، غیر بینک مالی ادارے اور مرکزی محکمہ قومی بچت سب ہی مالی بچت کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں تاہم ان کے مقاصد ایک دوسرے سے خاصے مختلف ہیں۔ مرکزی محکمہ قومی بچت کے رقوم جمع کرنے کا مقصد نہ صرف مالی بچت کا فروغ ہے بلکہ میزانیہ خسارے کی مالکاری کے لیے مطلوبہ رقوم کا حصول بھی ہے۔ یہ محکمہ بزرگ شہریوں اور سبکدوش سرکاری افسران کے لیے خصوصی بچت اسکیمیں بھی پیش کرتا ہے۔ مرکزی محکمہ قومی بچت اپنے کثیر مقاصد اور بچت اسکیموں کے عظیم حجم کی بنا پر مالی شعبے کا ایک اہم جزو ہے۔ محکمے کی جمع کردہ رقوم شعبہ بینکاری کی مجموعی کارکردگی پر طاقتور اثرات ڈالتی ہیں۔ اس اہمیت کے پیش نظر اب ہم مرکزی محکمہ قومی بچت کی مئی 09ء میں جمع کردہ بچت اور مالی شعبے پر اس کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

مئی 09ء کے دوران قومی بچت اسکیموں میں خالص سرمایہ کاری میں 266 ارب روپے اضافہ ہوا۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً 50 فیصد اضافہ اسٹیبل سیونگ سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) میں ہوا۔ یہ تین سالہ عرصیت کی اسکیم ہے جس میں ہر چھ ماہ بعد منافع ملتا ہے۔ عرصیت سے قبل انہیں بھنانا نامکن ہے اور منافع بھی جلد یعنی سال میں دو بار ملتا ہے چنانچہ انہیں چھ ماہ عرصیت والی اسکیم بھی کہا جاسکتا ہے (جدول 3)۔ ان خصوصیات کی بنا پر ایس سی سرمایہ کاروں کے لیے خاص طور پر پرکشش ہیں۔ نیز، افراد اور ادارے 7 دنوں انہیں خرید سکتے ہیں۔

جدول 3: منتخب قومی بچت اسکیموں کی اہم خصوصیات					
خصوصیات	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس	اسٹبل سیونگ سرٹیفکیٹس	ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس	بہود سیونگ سرٹیفکیٹس	
عرصیت	10 سال	3 سال	5 سال	10 سال	
تحويلی کام از کم عرصہ	ایک ماہ	ایک ماہ	-	-	
قبل از وقت بھنانے پر ہرجانہ	کچھ نہیں	کچھ نہیں	0.5 سے 2 فیصد	0.25 سے 1 فیصد	
منافع کی ادائیگی	بلٹ بانڈ	سال میں دو بار	ماہانہ	ماہانہ	
زکوٰۃ	لازمی	لازمی	مستثنیٰ	مستثنیٰ	
ود ہولڈنگ ٹیکس	10 فیصد*	10 فیصد*	10 فیصد	مستثنیٰ	
سرمایہ کاری کی زیادہ سے زیادہ حد	کوئی حد نہیں	کوئی حد نہیں	کوئی حد نہیں	3,000,000	
ادارہ جاتی سرمایہ کاری	اجازت ہے	اجازت ہے	اجازت ہے	اجازت نہیں ہے	

* مجموعی سرمایہ کاری ڈیڑھ لاکھ روپے سے تجاوز نہ ہو تو ود ہولڈنگ ٹیکس عائد نہیں ہوتا۔

دوران سال بہود سیونگ سرٹیفکیٹس (بی ایس سی) اور ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس (آ آئی سی) میں بالترتیب 78.5 ارب اور 40 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ بی ایس سی کی خصوصیات، خاص طور پر ان کی زیادہ سے زیادہ حد اور اہلیت کا معیار دیکھتے ہوئے ان سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری میں ہونے والا شاندار اضافہ خاصا دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ مئی 09ء کے دوران ان سرٹیفکیٹس میں 314.3 ارب روپے کی خام سرمایہ کاری، جبکہ فی کس حد 3 ملین روپے ہے، کے پیش نظر یہ مانا جاسکتا ہے کہ کم از کم

⁶ تفصیلی بحث کے لیے مالی استحکام کے اسی جائزے کا باب 7 "مالی منڈیوں کے استحکام کا جائزہ" دیکھئے۔

⁷ ادارے یہ ہیں: (1) رجسٹرڈ فلاحی (غیر نفع بخش) ادارے، (2) سرکاری شعبے کے ادارے، (3) تعلیم اور صحت کے نجی ادارے، (4) ایپلائیڈ ٹیکنالوجی اینڈ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن (ای آئی ڈی)، (5) ایس ای سی کے پاس رجسٹرڈ نجی کارپوریٹ شعبہ، (6) غیر بینک مالی ادارے، (7) ماسوائے بیرونہ کپنیاں۔

102,179 افراد (بیواؤں اور بزرگ شہریوں) نے ان میں سرمایہ لگایا ہے۔ قومی بچت اسکیموں کی باہمی مسابقت سے پتہ چلتا ہے کہ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کا ایک حصہ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس کی طرف چلا گیا اور وہ حصہ بی ایس سی میں اضافہ ظاہر کر رہا ہے۔ سال کے دوران ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس میں 27 ارب روپے کی خالص کمی آئی۔ سرٹیفکیٹس کی بی ایس سی کی طرف منتقلی کا سبب نسبتاً بلند شرح منافع ہے۔

قومی بچت کی بڑی اسکیموں میں م س 09ء کے دوران ہونے والے رد و بدل کے پیش نظر ان کی رقوم کے، مالی شعبے کے دیگر حصوں پر پڑنے والے اثرات پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

● **قومی بچت اسکیمیں اور خسارے کی مالکاری:** قومی بچت اسکیموں سے جمع کردہ رقوم خسارے کی مالکاری کا اہم ذریعہ ہیں۔ م س 09ء کے دوران ان اسکیموں میں خالص آمد سالانہ میزانیہ خسارے کے 39.1 فیصد کے مساوی رہی۔ خالص آمد میں معقول اضافے نے حکومت کو اس لحاظ سے مدد دی کہ وہ اپنے اخراجات گرانٹی نہ بڑھانے والی قرض گیری سے پورے کر سکے، خصوصاً اس لیے بھی کہ آئی ایم ایف کے ساتھ ایس بی اے کے تحت مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری کی ایک حد مقرر ہے۔ تاہم یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ قومی بچت اسکیمیں قرض گیری کا ایک مہنگا ذریعہ ہیں کیونکہ دیگر سرکاری قرضہ تسکات (ٹی بلیز اور پی آئی پی) کے مقابلے میں ان پر زیادہ منافع ادا کرنا ہوتا ہے۔

● **قومی بچت اسکیمیں اور ملکی قرضہ:** قومی بچت اسکیموں کا واجب الادا اسٹاک مجموعی ملکی قرضے کا 35.3 فیصد ہے۔ قومی بچت اسکیموں پر ایک تو شرح منافع خاصی بلند ہے، دوسرے انہیں وقت سے پہلے نقد کیا جاسکتا ہے، چنانچہ ان کا 1,359.5 ارب روپے کا واجب الادا اسٹاک قرضوں سے نمٹنے کے عمل پر شدید اثرات ڈالے گا۔

■ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے جمع کردہ رقوم کی لاگت قرض گیری کے دیگر ذرائع سے بلند ہوتی ہے۔ اس سے مالیاتی کھاتے پر قرضوں کی واپسی کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔

■ زیادہ تر اسکیموں کو قبل از وقت نقد کرنے کی سہولت حاصل ہے جس سے حکومتی قرضے کی عرصیت متاثر ہوتی ہے۔ درحقیقت ان اسکیموں کی کوئی عرصیت نہیں ہوتی چنانچہ ان کی مالکاری کے انتظام کی حکومتی کوششیں بالآخر متاثر ہوتی ہیں۔

■ قومی بچت اسکیموں کے اسٹاک سے حکومت کے قرضہ واجبات کی درست عکاسی نہیں ہوتی بلکہ ان اسکیموں کی صرف عرفی مالیت ظاہر ہوتی ہے جس میں واجب الادا سود شامل نہیں کیا جاتا۔ سرکاری اعداد و شمار خاصے گمراہ کن ہو سکتے ہیں کیونکہ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس بنیادی طور پر بلیٹ بانڈز ہوتے ہیں جن میں اصل رقم اور مجموعی منافع (جو سال کے سال بڑھتا جاتا ہے) عندالطلب ادا کرنا ہوتا ہے۔

● **قومی بچت اسکیمیں اور سیالیت کا انتظام:** مؤثر عرصیتی خاکہ نہ ہونے کی بنا پر قومی بچت اسکیموں کا بڑا اسٹاک بین الیمیک منڈی میں سیالیت کے انتظام کو بھی پیچیدہ کر دیتا ہے۔ قومی بچت اسکیموں کے بعض طریقوں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی جاتی ہے جس سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس صورت میں بڑی بڑی رقوم شامل ہوتی ہیں۔

● **قومی بچت اسکیمیں اور بانڈ مارکیٹ کی تشکیل:** بھاری منافع کے علاوہ قومی بچت اسکیموں کے کئی خواص ملک میں بانڈ مارکیٹ، جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہے، کی تشکیل میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی سہولت کارپوریٹ بانڈز کی طلب کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ اسی طرح ان اسکیموں پر خطرات سے پاک بلند شرح منافع کارپوریٹ قرضہ دستاویزات کی قیمت متعین کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے۔

آخری بات یہ کہ قومی بچت اسکیمیں معیشت میں مالی بچت اکٹھی کرنے میں اگرچہ اہم کردار ادا کرتی ہیں، تاہم ان میں اصلاحات کی فوری ضرورت ہے کیونکہ یہ اسکیمیں مالی شعبے میں عدم توازن پیدا کرتی ہیں۔ درکار اصلاحات کے یہ مقاصد ہونے چاہئیں: (الف) قومی بچت اسکیم کے مختلف طریقوں اور دیگر مسابقتی مالی طریقوں کی شرح منافع کے مابین پائے جانے والے وسیع فرق کو کم کرنا، (ب) قبل از وقت نقد کرنے کی سہولت ختم کر کے قومی بچت اسکیم کے مختلف طریقوں کی ثانوی بازار میں ٹریڈنگ کو فروغ دینا، (ج) قومی بچت اسکیم کے مختلف طریقوں، خصوصاً ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس پر واجب الادا سود بھی حسابات میں پیش نظر رکھا

جائے، اور (د) آئی ٹی سہولتوں کے ذریعے مرکزی محکمہ قومی بچت کے انفراسٹرکچر کو ترقی دینا۔ قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کے بڑے حجم کو دیکھتے ہوئے یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ تنظیم نو کا حامل اور مطلوبہ سہولتوں سے آراستہ مرکزی محکمہ قومی بچت خاص نوعیت کے مسائل سے نمٹنے میں استعمال کیا جاسکے گا، مثلاً دور دراز علاقوں تک مالی خدمات کی فراہمی۔ واضح رہے کہ یہ محض خیالات ہیں جن کا، مرکزی محکمے کی تنظیم نو کی غرض سے تفصیلی تجزیہ کیا جاسکتا ہے اور یہ مختصر بحث اس تفصیلی تجزیے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

ماہصل

م 09ء کے دوران قومی بچت کا جی ڈی پی میں تناسب اگرچہ 40 بی پی ایس اضافے سے 14.3 فیصد ہو گیا تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں بچت کی شرح علاقے کے دوسرے ممالک سے کم ہے۔ مزید برآں، مذکورہ معمولی سا اضافہ بھی کارکنوں کی ترسیلات میں اضافے کا نتیجہ ہے کیونکہ جی ڈی پی میں ملکی بچت کا حصہ م 08ء کے 11.5 فیصد سے گر کر م 09ء میں 11.3 فیصد رہ گیا۔ سال کے دوران مجموعی اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی سے کمی اور معیشت میں گرانی کا طاقتور دباؤ بچت میں اس کی کا بنیادی سبب ہے۔

مالی بچت مجموعی قومی بچت کا ایک حصہ ہے۔ دوران سال مالی بچت بلحاظ جی ڈی پی 3 فیصد رہ گئی جبکہ م 08ء میں یہ 6.3 فیصد تھی، تاہم یہ کمی مالی بچت کے تمام اجزا میں نہیں دیکھی گئی۔ زیر گردش کرنسی اور قومی بچت اسکیموں کا اسٹاک دوران سال بالترتیب 17.9 فیصد اور 24.3 فیصد بڑھ گیا۔ مجموعی مالی بچت میں بینک امانتوں کا حصہ 60 فیصد ہے، ان امانتوں میں صرف 2.5 فیصد اضافہ ہو سکا۔ اس بات کی علامات ہیں کہ مالی بچت کے اہم اجزا کی رقوم ایک دوسرے میں منتقل ہوئیں خصوصاً بینک امانتوں کی رقوم قومی بچت اسکیموں کی طرف چلی گئیں۔

خلاصہ یہ کہ قومی بچت اسکیمیں معیشت میں مالی بچت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں تاہم ان اسکیموں کا بھاری اسٹاک اور ان اسکیموں کی بعض خصوصیات مالی شعبے میں عدم توازن پیدا کر رہی ہیں۔ اس موقع پر ضرورت ہے کہ مرکزی محکمہ قومی بچت کی تنظیم نو اس انداز میں کی جائے کہ یہ مالی شعبے میں نمایاں عدم توازن پیدا کیے بغیر مالی بچت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتا رہے۔